وغیر کو خارجی قرار دیا جائے، بنائً علی ہذا سعوط بھی استعمال خارجی ہو گا، بشرطیکہ جو دوا سونگھی جائے وہ حلق کی راہ شکم میں نہ پہنچے فقط۔

املاہ بلسانہ خلیل احمد عفی عنہ

ایک زمانہ میں جب کوے کی حلت وحرمت کا چرچا ہوا اور حضرت اقدس شیخ المشائخ قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہ کا فتوی سامنے آیا تو مخالفین کی ایک جماعت نے موقع کو غنیمت جان کر سب وشتم اور اعتراضات کی بھرمار وعظ وتقریر، فتاویٰ واشتہارات رسائل واخبارات کے ذریعہ جملہ مراحل طے کر ڈالے

۔

اُس وقت ہندوستان کے مشہور ومعروف علماء اور مرحوم اکابرین کے فتاوی محض احقاق حق کی غرض سے جمع کر کے "فصل الخطاب فی تحقیق مسئلۃ الغراب" کے نام سے ایک رسالہ کی شکل میں شائع کرائے گئے تھے۔

ان میں سے زیادہ مکمل ومدلل ومفصل جواب حضرت اقدس مولانا خلیل احمد قدس سرہ کا ہے صرف حضرت ممدوح کے جواب کو ان فتاوی کی مناسبت سے اس رسالہ سے یہاں نقل کیا جاتا ہے، دیگر علماء حق کے تقریباً ۱۳ جوابات کو طوالت کے خوف سے نیز اس وجہ سے بھی کہ حضرت نے ان جوابات سے مطلق تعرض نہیں فرمایا، اس لئے ان کو حذف کیا جاتا ہے۔،... محمد خالد عفا اللہ عنہ

تحقیق مسئلہ حلت غراب:

سوال: ماقولکم رحمکم اللہ تعالیٰ اندریں مسئلہ کو "ادیسی عموما بستیوں میں پایا جاتا ہے حلال ہے یا حرام فقہاء نے بعض کوے کے اقسام کو حلال لکھا ہے اور بعض کو حرام، اب دریافت کرنا منظور ہے کہ یہ کوّا قسم حرام میں داخل ہے یا حلال میں، بینوا توجروا۔

الجواب

از حضرت اقدس رأس المتکلمین قامع اساس المبتدعین مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی قدس اللہ سرّہ

مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

یہ دیسی کوّا جو ہندوستان کی بستیوں میں پایا جاتا ہے مذہب حنفیہ کے موافق حلال ہے

کیونکہ ایک تو وہ جانور ہیں جو منصوص بالتحریم ہیں اور ان کی حرمت کی علت بیان نہیں ہوئی اور ایک وہ ہیں جن کی حرمت معلل بعلت ہے اور قاعدہ کلیہ کے تحت میں ان کی حرمت داخل ہے جن جانوروں کی حرمت کو شارع نے معلل بعلت فرمایا ہے یا علت خبث قرار دی ہے لقولہ تعالیٰ ا؎ یحرم علیہم الخبائثیا ذی ناب اور ذی مخلب ہونا فرمایا ہے کمافی الحدیث نہی عن کل ذی ناب من السبع و ذی مخلب من الطیر ۲؎ اور تصریح فقہاء سے واضح ہے کہ خبث سے مراد وہ خبث ہے جو خلقی اور ذاتی ہو نہ عارضی کیونکہ خبث عارضی موجب حرمت نہیں ہوتا، بلکہ خبث عارضی کی وجہ سے کراہت اس وقت تک رہتی ہے جب تک وہ عارض باقی رہے، اور جب عارض زائل ہو جاتا ہے تو کراہت بھی جاتی رہتی ہے دیکھو اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری، مرغی جلالہ نجاست خوار کی کراہت اسی وقت تک رہتی ہے جب تک نجاست کا اثر باقی ہو اور جب اثر نجاست زائل ہو جاتا ہے کراہت بھی زائل ہو جاتی ہے، وفی الکفایۃ وھو قد یکون خلقتہ کمافی الشرات والھوام وقد یکون بعارض کمافی الجلالۃ شامی ۳؎ اور خبث خلقی چونکہ زوال پزیر نہیں لہٰذا اس کی حرمت بھی زوال پذیر نہیں، اگر کرگس کو ابتداء سے دانہ اور حلال گوشت مذبوح کا کھلا کر پرورش کیا جائے تاہم حرام ہی رہیگا، تو اس علت کی وجہ سے تمام جانور مردار خوار اور تمام حشرات الارض اور تمام ہوام ذوات السم اور تمام غیر ذی دم اور تمام جانور ان بحری سوائے سمک حرام ہوئے اور دوسری علت کی وجہ سے تمام سباع بہائم اور تمام سباع طیور حرام ہوئے بلکہ اگر تدبر کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ کوئی دوسری علت نہیں بلکہ اصل علت خبث ہے۔

یہ کوّا جو بلاد ہند میں پایا جاتا ہے چونکہ نہ منصوص بالتحریم ہے نہ صسرف مردار خوار ہے نہ حشرات میں سے ہے نہ ذوات السم میں سے ہے نہ غیر ذی دم ہے نہ حیوانات بحر سے ہے نہ سباع میں (سے) ہے بلکہ دانہ اور مردار دونوں کھاتا ہے لہٰذا حلال ہوا۔ جیسے دجاجہ کو دانہ و نجاست کھاتی ہے اور حلال ہے اسی وجہ سے جناب شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے لحم دجاجہ تناول ا؎ فرما کر امت کو بتلا دیا کہ یہ خبث جو جیفہ خواری اور دانہ خواری سے پایا جاتا ہے مستوجب حرمت کو نہیں ہے، بناء علیہ ہمارے فقہاء رحمۃ اللہ علیہم نے تمام ان جانوروں کو جو منصوص التحریم ہیں اور نہ علل مذکور میں سے کسی علت کے نیچے داخل ہیں بلکہ ایسے غراب کو جو مردار بھی کھاتا ہے اور دانہ بھی کھاتا ہے بالتصریح حلال فرمایا ہے، ہدایہ ص ۴۲۹ جلد نمبر رابع میں ہے ولا یو کل الابقع الذی یاکل الجیف و کذا الغداف قال ابو حنیفہؒ لا باس باکل العقعق لانہ یخلط فاشبہ الدجاجۃ وعن ابی یوسف انہ یکرہ لان غالب اکلہ الجیف ماتنؒ نے ابقع اور عذاف کی حرت کی طرف الذی یاکل الجیف بڑھا کر اشارہ فرمایا کہ اس میں حرمت کی وجہ وہ خبث ہے جو جیفہ خواری سے پیدا ہوا ہے اس پر یہ شبہ ہوتا تھا کہ جس میں جیفہ خواری پائی جائے وہ حرام ہو تو عقعق میں بھی جیفہ خواری

محقق ہے وہ بھی حرام ہو اس لئے لا باس باکل العقعق اس کے بعد لکھ کر فارق کی طرف اشارہ کیا کہ ابقع اور عذاف کی جیفہ خواری جو مستوجب حرمت ہے وہ ادر ہے اور عقعق کی جیفہ خواری جو مستلزم حرمت نہیں وہ دوسری ہے شارح رحمہ اللہ نے اپنی دلیل کے بیان میں اس فرق کی تصریح فرمائی اور لانہ یخلط لکھ کر ظاہر فرمایا کہ عقعق کی جیفہ خواری چونکہ وہ خلط کرتا ہے خبث کو حرمت کی حد تک نہیں پہنچائی اور بقع وغداف کی جیفہ خواری محضہ اور طبعی جیفہ خواری ہے لہٰذا وہ مستوجب حرمت ہو گی اور اس کے ثبوت میں دجاجہ کو پیش کیا جس کی حلت نصی تھی گویا ثابت کر دیا کہ جو جانور حبوب وجیفہ کھانے میں خلط کرے تو وہ شرعاً حلال ہے چنانچہ شراح ہدایہ اور دیگر فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی، جیسا کہ حاشیہ ہدایہ میں ہے قال القدوری فی شرحہ لمختصر الکرخی قال ابویوسف سالت اباحنیفۃ عن العقعق فقال لا باس بہ فقلت انہ یاکل الجیف فقال انہ یخلط بشی اٰخر محصل فی قول ابی حنیفۃ ان مایخلط لا یکرہ اکلہ ہدایہ اور عینی کی عبارت سے واضح ہے کہ جو جیفہ خوار جانور خلط کرتا ہو اور جیفہ اور دانہ دونوں کھاتا ہو حلال ہے جیسے دجاجہ اور عقعق، اور یہ دیسی کوّا بھی خلط کرتا ہے تو یہ بھی حلال ہوا، ہاں صرف امام ابویوسفؒ نے عقعق کے بارے میں خلاف کیا اور مکروہ فرمایا، اور دلیل یہ (بیان) فرمائی ہے لانہ غالب اکلہ الجیف اسی وجہ سے دجاجہ کو جس کا غالب اکل نجاست نہ ہو مکروہ نہیں فرمایا، تو اس سے ثابت ہوا کہ امام ابویوسف کے نزدیک حرمت میں وہ جیفہ خواری بھی مؤثر ہے جو غالب ہو، اگرچہ اس بارے میں راجح اور معتبر قول امام اعظمؒ (کا) ہے کیونکہ اسی کو فقہاء نے اصح اور صحیح فرمایا ہے، اور امام ابو یوسف کا یہ قول غیر مفتی بہ اور مرجوح ہے، تاہم یہ دیسی کوّا جیسے بقول امام اعظم حلال ہوا اسی طرح امام ابویوسف کے قول پر بھی حلال ہوا کیونکہ امام ابویوسف کے نزدیک وہ جیفہ خواری مؤثر فی الحرمت ہے جو غالب ہو چنانچہ ان کی تعطیل سے جو عقعق کی کراہت فرمائی ہے عیاں ہے اور مشاہدہ شاہد ہے کہ اس دیسی کوّے کی غالب غذا جیفہ نہیں ہے بلکہ غالب غذا حبوب ہیں کھیتی کے زمانہ نہیں ہوتا تو بستیوں میں چلے آتے ہیں اور گھروں میں سے غلہ اور روٹی کھاتے ہیں حتی کہ گوبر میں سے بھی دانہ ہی چن کر کھاتے ہیں اور جیفہ بہت ہی کم کھاتے ہیں بلکہ مرغی بہ نسبت کوّے کے زیادہ نجاست کھاتی ہے لہٰذا یہ دیسی کوّا امام ابویوسف کے نزدیک بھی مکروہ نہ ہوا۔ اور مختلف فیہ صرف عقعق ہی رہا۔ اور اگر اسی دیسی کوّے کو عقعق تسلیم کیا جاوے جیسا کہ اکثر فقہاء نے تصریح فرمائی اور اطلاق لغوی دال ہے اگرچہ عرف میں عقعق جدا نام ہو گیا ہے۔ بحر الرائق میں ہے اما الغراب الابقع فلانہ یاکل الجیف فصار کسباع الطیر والغراب ثلاثۃ انواع نوع یاکل الجیف فحسب فانہ لا یوکل ونوع یاکل الحب فحسب بانہ یوکل ونوع یخلط بینہما وھو ایضا یوکل عند الامام وھو العقعق لانہ کالدجاج وعن ابی یوسف انہ یکرہ لکنہ غالب اکلہ الجیف والاول اصح اس عبارت سے صاف ظاہر

ہے کہ جو کوّا خلط کرتا ہے وہ عقعق ہے تو یہ دیسی کوا بھی خالط ہے تو یہ بھی عقعق ہوا، ۲ در مختار میں ہے والعقعق ھو غراب یجمع بین اکل جیف وحب والاصح حلہ ۳ شامی میں ہے قالہ فی العنایۃ اما الغراب الابقع والاسود فھوانواع ثلاثۃ نوع یلتقط الحب ولا یاکل الجیف ولیس بمکروہ ونوع لایاکل الاالجیف وھوالذی سماہ المصنف الابقع وانہ مکروہ ونوع یخلط یاکل الحب مرۃ والجیف اخری ولم یذکرہ فی الکتاب وھو غیر مکروہ عندہ مکروہ عند ابی یوسف والاخیر ھواالعقعق کمافی المنح۔

ان عبارات سے جیسا یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ دیسی کوّا عقعق ہے اسی طرح یہ بھی بتصریح ثابت ہوتا ہے کہ عقعق غراب کی ایک نوع ہے جو ان اقسام ثلاثہ میں داخل ہے، اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غراب ان اقسام ثلاثہ میں منحصر ہے اس کو کوئی نوع اقسام ثلاثہ مذکورہ سے خارج نہیں ہے اور انواع ثلاثہ میں سے نوع کی حرمت ہے، وہ صرف بوجہ جیفہ خوری ہے لا غیر تو اس صورت میں گو ظاہر عبارات سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ دیسی کوّا جو عقعق ہے فیما بین الشیخین مختلف فیہ (ہے) مگر یہاں بھی اگر امام ابو یوسف کی تعلیل کو دیکھا جاتا ہے تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عقعق کی نوع میں وہ صنف مختلف فیہ ہے جس کا غالب اکل مردار ہو اور جس صنف کا غالب اکل مردار نہ ہو گا وہ بالاتفاق حلال ہوگی اور یہ دیسی کوّا اصناف عقعق میں سے غالب مردار نہیں کھاتا۔

بلکہ غالب اناج کھاتا ہے لہٰذا اس کی حلت مختلف فیہ نہ ہوگی بلکہ متفق علیہ ہوگی بالجملہ حلت وحرمت کا مدار کسی تسمیہ اور کسی حلیہ اور رنگ کسی طرح کا ہو اگر اس کی غذا صرف مردار ہے تو بالاتفاق حرام ہے اور اگر اس کی غذا صرف دانہ ہے تو بالاتفاق حلال ہے اور اگر مردار اور دانہ دونوں غذا ہیں اور مردار غالب ہے تو مختلف فیہ ہے بقول راجح حلال ہے اور بقول امام ثانی مرجوح مکروہ ہے اور اگر غالب غذا دانہ ہے تو بھی بالاتفاق حلال ہے، اور چلپی نے حاشیہ شرح ا وقایہ مُن تبیین سے غراب کی رباعی تقسیم نقل کی۔ اعلم ان الغراب البعۃ انواع نوع کاکل الحبوب فقط یقال لہ غراب الزرع کما سیاتی فھو حلال اتفاقاً لانہ لیس من سباع الطیور ولا یاکل الجیف ونوع کاکل الجیف فحسب فھو حرام اتفاقاونوع معدود من سباع الطیر فھو حرام اتفاقاً ایضاً ونوع یجمع بین الحب والجیفۃ وھو حلال عند الاعظم وھو العقعق یقال لہ بالفرسیہ عکۃ لانہ کالدجاجۃ وعن الثانی انہ یکرہ لانہ غالب اکلہ الجیف والاول اصح کذافی التبیین وفیہ نوع مخالفتہ للعنایہ۔ قطع نظر اس سے کہ یہ تقسیم صحیح اور موافق جمہور ہے یا مخالف چنانچہ خود چلپی نے مخالفت عنایہ کو ظاہر کرکے اس کے عدم

اعتبار کو ظاہر کر دیا اور متتبع پر مخفی نہیں کہ یہ رباعی تقسیم صرف عنایہ کے ہی مخالف نہیں بلکہ تمام کتب معتبر شروح ہدایہ وشروح کنز اور فتاوی کے مخالف ہے تاہم اس دیسی غراب کی حلت کو مثبت ہے۔ کیونکہ نوع رابع جو خالط بین اکل الحب والجیف ہے اس کو عقعق لکھ کر بقول اعظم اصح حلال لکھا اور تقابل اقسام سے

واضح کر دیا کہ علت حرمت یا اکل جیف ہے یا سبعیت اور اس میں دونوں مفقود ہیں۔ مردار خواری کا نہ ہونا تو ظاہر ہے کہ یہ خالط ہے اور صرف مردار خوار نہیں ہے اور سبعیۃ کا نہ ہونا بھی مشاہدہ سے واضح ہے کیونکہ طیور کی سبعیۃ ذی مخلب اور ذی خطفہ ہونے پر ہے، اور اس کی فقہاء نے یہ تشریح فرمائی ہے ا۔ در مختار میں ہے والسبع کل مختطف منتھب جارح قاتل عادۃ اور شامی ۲ میں ہے ھو حیوان منتھب من الارض مختطف من الھواء جارح قاتل عادۃ قھستانی۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ یہ دیسی کوّا ہوا اور خلا میں پنجہ سے شکار نہیں کرتا اور نہ اس کے پنجہ میں اتنی قوت ہے، چڑیا کا بچہ بھی اگر لیجاتا ہے تو چونچ میں پکڑ کر لیجاتا ہے، ہاں بعض اوقات پنجہ سے پکڑ کر کھاتا ہے، جیسا طوطا بھی پنجہ میں پکڑ کر لیجاتا ہے، ہاں بعض اوقات پنجہ سے پکڑ کر کھاتا ہے، جیسا طوطا بھی پنجہ میں پکڑ کر کھاتا ہے اور سبعیت کو مثبت مستلزم نہیں، اور نیز ہدایہ ۳ میں ہے فیتناول سباع الطیور والبھائم لا کل مالہ مخلب اوناب اس پر حاشیہ کفایہ ۴ میں لکھا ہے قولہ لا کل مالہ مخلب اوناب فالحمامۃ لھا مخلب والبعیر لہ ناب والبقر کذلک وقالوا المراد بالناب والمخلب ماھو سلاح منھا بان یصید بھما فذوالناب من السباع الاسد والذئب والنمبر والفھد والثعلب والضبع والکلب والسنور البری والاھلی وذوالمخلب من الطیر الصقر والبازی والعقاب والشاھین، اور جب اس کا پنجہ سلاح نہیں اور نہ اس سے شکار کر سکتا ہے تو یہ کوّا نہ ذی مخلب ہوا اور نہ سباع طیور میں داخل ہوا لہٰذا اس قول کے موافق بھی حرام نہ ہوا، بلکہ متفق علیہ حلال ہوا، کیونکہ امام ابو یوسف کا خلاف اس غراب عقعق میں ہے جو باعتبار غالب عادت کے مراد خوار ہے نہ اس میں کہ جس کی مردار خواری مغلوب ہے اور غالب غذا اس کی حبوب ہیں تو تمام روایات ہے بالاتفاق ثابت ہوا کہ یہ دیسی کوّا حلال ہے اور اگر مختلف فیہ تسلیم بھی کر لیا جائے تاہم حسب قول راجح مفتی بہ جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے حلال ہے اور بمقابلہ اس کے امام ابو یوسف کی روایت مرجوح ہے، باقی رہی یہ بات کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کو فاسق فرمایا اور حرم واحرام میں اس کے قتل کو مباح کیا۔ بخاری ا میں مروی ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الحرم الغراب حدیث یہ اس کی حرمت اکل کو مستلزم نہیں کیونکہ اس میں ایک تو لفظ فسق کا اطلاق فرمایا ہے اور یہ لفظ چند معانی میں مستعمل ہوتا ہے اسلئے کہ فسق کے اصل معنی خروج کے ہیں چنانچہ بولتے ہیں "فسقت الرطبۃ قشرھا ای خرجت ۲ اور خروج کا تحقق مختلف طور پر ہو سکتا ہے، نیل ۳ الاوطار میں ہے فوصفت بذلک لخروجھا عن حکم غیرھا من الحیوان فی تحریم قتلہ او حل اکلہ او خروجھا بالایذاء والافساد۔ چنانچہ اسی وجہ سے کہ اس جگہ خروج کا تحقق مختلف اوصاف کے لحاظ سے ہو سکتا ہے مجتہدین امت اس کے حکم میں مختلف ہوئے فتح الباری ۴ میں ہے وذھب الجمہور کما تقدم الی الحاق غیر

الخمس بہا فی ھذا الحکم الا انھم اختلفوا فی المعنی فقیل لکونہا موذیۃ فیجوز قتل کل موذ وھذا قضیۃ مذہب مالک و قیل لکونہا مما لا یوکل فعلی ھذا اکل ما یجوز قتلہ لا فدیۃ علی المحرم فیہ وھذ اقضیۃ مذہب الشافعی ثم قال وخالف الحنفیۃ فاقتصروا علی الخمس الا انھم الحقوا بہا الحیۃ لثبوت الخبر والذئب بمشارکتہ للکلب فی الکلبیۃ والحقو بذلک من ابتداء بالعدوان حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی اس عبارت جیسا یہ ثابت ہوا کہ بوجہ اختلاف محتملات مجتہدین اس کے حکم میں مختلف ہوئے اسی طرح یہ بھی ثابت ہوا کہ امام الائمہ امام اعظم رحمہ اللہ نے اس حکم معلل العلت حرمت اکل معتبر نہیں فرمایا تو نہ حرمت اکل اس کے حکم میں مؤثر ہوئی اور نہ یہ فسق حرمت اکل میں مؤثر ہے، کیونکہ فسق کے اس جگہ معنی خروج عن الحرمۃ التی لغیر ہن مراد ہیں، قال العینی فی شرحہ علی القاری وسمیت ھذہ الخمسر فواسق لخروجھن عن الحمۃ التی لغیر ھن وان قتلھن للمحرم وفی الحرم مباح [۱] اور خروج عن الحرمۃ اور اباحت قتل مبتدی بالا ذی ہونے کی وجہ سے قرار دیا اور مبتدی بالا ذی ہونا غراب کا بایں صورت ہے جس کی تصریح عینی شارح بخاری نے فرمائی، "فالغراب ینقر ظہر البعیر وینزع عینہ اذا کان حیبر او یختلس اطمۃ الناس [۲]" اور یہ ابتداء بالا ذی حرمت اکل کے ئے علت کافی نہیں کیونکہ اول تو اگر یہ کافی ہوتا تو فقہاء رحمہم اللہ اس کی حرمت کی دلیل میں فسق کو فرماتے جو منصوص تھی، لحوق بالخبائث کی ضرورت نہ ہوتی دوسرے یہ کہ حرمت میں جو ایذاء مؤثر ہے وہ ایذا ہے جو ذی ناب اور ذی مخلب میں ہے نہ مطلق ایذاء کفایہ [۳] حاشیہ ہدایہ میں ہے والمؤثر فی الحرمۃ الایذاء فھو طور ایکون بالناب و تارۃ یکون بالمخلب اور الخبث وھو قد یکون خلقۃ الخ، اس عبارت سے واضح ہے کہ صاحب کفایہ نے علت حرمت اکل کو دو فردوں میں منحصر فرمایا ایک ایذا دوسری خبث اور ایذاء کی نسبت فرمایا کہ وہ کبھی ناب کے ساتھ ثابت ہوتی ہے اور گاہے مخلب کے ساتھ اس کا تحقق ہوتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ حرمت اکل میں صرف وہ ایذا مؤثر ہے جو ناب اور مخلب کے ساتھ متحقق ہو، غراب کی ایذاء مؤثر فی الحرمت نہیں ہے اور اگر مطلق ایذاء مؤثر فی الحرمت ہو تو وزغ کو بھی جناب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فویسق فرمایا ہے، اس کی حرمت کی علت بھی ایذاء ہو حالانکہ اس کی حرمت کی علت خبث لکھتے ہیں نہ ایذاء علاوہ ازیں اگر فسق کا اطلاق مستوجب حرمت ہو تو لفظ شیطان کا اطلاق جو مقتضی خبث اور ایذاء دونوں کو ہے زیادہ مستوجب حرمت ہو گا، چنانچہ اونٹوں کے بارے میں ارشاد ہے فانہا خلقت من الشیاطین کما رواہ ابن ماجہ [۱] وغیرہ من المحدثین، اور ظاہر ہے کہ جس کی خلقت شیاطین سے ہوتی وہ کس درجہ خبیث اور موذی ہو گا تو وہ بالا ولی حرام ہونا چاہیے، اور حمام کے بارے میں وارد ہے شیطان یتبع شیطانۃ [۳] اور نیز کلب اسود کو شیطان یا مثل شیطان کا شکار کیا ہوا کیوں کر حلال ہو گا، حالانکہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ حلال فرماتے ہیں، تو ثابت ہوا کہ اس قسم کے اطلاقات لسان شرع میں عند الحنفیہ حرمت اکل کو

مستلزم نہیں بلکہ حرمت اکل کا ثبوت بعد اطلاقات مذکورہ محتاج دلیل خارجی کا ہوتا ہے، اگر کسی محرم دلیل سے حرمت ثابت ہوگئی فبہا ورنہ حلال رہیگا، چنانچہ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے باوجودیکہ حلت قتل کی علت ایذاء کو فرمایا تاہم غراب البقع بلکہ چیل کو بھی حلال فرمایا، ۴ عینی میں ہے وعن ابی مصعب فیما ذکرہ ابن العربی قتل الغراب والحدائۃ وان لم یتبدیا بالاذیٰ ویوکل لحمہا عند مالک، دوسرے لفظ یقتلن فی الحل والحرم یا جو اس جیسے الفاظ وارد ہوئے ہیں اس سے بوجہ قلت فہم وتدبر خیال ہو سکتا ہے کہ جب شارع نے ان کے قتل کا حکم حل اور حرم میں فرمایا اور نیز بموجب بعض روایات کے احرام میں بھی تو وہ کیونکر حلال ہوسکتے ہیں اگر وہ حلال ہوتے تو شارع ان کے قتل کا حکم کیوں فرماتے، اور انکو قتل کراکر کیوں ضائع کراتے جواب اس مغالطہ کا یہ ہے کہ یہاں غلطی اس وجہ سے پیش آئی کہ یقتلن کے معنی تو عام ہیں ذبح کو بھی شامل ہیں جس کے یہ معنی ہوں گے کہ قتل مباح ہے اگر ماکول ہے تو قتل کھانے کے لئے بھی مباح ہے اور اگر غیر ماکول ہے تو قتل بدون حلت اکل مباح ہے اور لفظ یقتلن کے معنی یہ اختیار کئے ہیں کہ صرف ضائع کرنے کے لئے قتل کئے جائیں نہ کھانے کیلئے، گویا قتل کو ایک اس کے فرد خاص میں منحصر کر لیا ہے جس کی وجہ سے غلطی واقع ہوگئی اور قتل کا اطلاق کھانے کے لئے ذبح کرنے پر خود قرآن پاک میں موجود ہے، لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ اس جگہ قتل عام ہے ذبح کو بھی شامل ہے جو کھانے کے لئے ہو، جب یہ ہوا تو حرمت اکل کسی طرح ثابت نہ ہوئی اور یہ توجیح اس روایت کے بموجب ہے جس کے مطابق عقعق بھی اباحت قتل کے حکم میں داخل ہے یا خالط بین الحب والجیف سے جدا کر کے ابقع جیفہ خوار کے حکم میں داخل کیا گیا ہے اور اگر عقعق کو اباحت قتل کے حکم سے جدا کیا جائے جیسا کہ ظاہر الروایۃ کا حکم اور عقعق کو خالط بین الحب والجیف کے ساتھ متحد اور اس کا ایک فرد قرار دیا جائے تو اس صورت میں نہ استدلال صحیح ہوگا اور نہ جواب کی ضرورت ہوگی بلکہ یقتلن فی الحل والحرم کا مصداق کوا نجاست خور ہی رہیگا وبس خالط بین الحب والجیف جو عقعق ہے اس حکم سے خارج ہو جائیگا، چنانچہ ۲ ابوداؤد کی روایت ویرمی الغراب ولا یقتلہ کا مصداق اس صورت میں یہ ہی عقعق اور غراب الزرع ہوگا، بالجملہ اس حدیث سے کسی طرح دیسی زاغ کی حرمت پر استدلال صحیح نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ یہ دیسی کوّے بموجب اصول حنفیہ حلال ہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

ما احسن الجواب فی مسئلۃ الغراب للہ در المجیب

ثابت علی عفی عنہ مدرس مدرسہ مظاہر علوم عنایت الٰہی عفی عنہ

قد اثبت المجیب العلامۃ الفہامہ حلۃ الغراب کالشمس فی الضحوۃ الکبریٰ

فلا ینکرہ الا من زاغ قلبہ عن قبول الحق او کان غبیا فی الدرجۃ القصویٰ

العبد عبد الکریم ہزاروی نزیل سہارنپور، ہذا الجواب اصح محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ،